

سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۸

پادری غلام مسیح صاحب
میکلوڈ روڈ - لاہور } ایڈیٹر

پادری ایچ - ای وائیل صاحب
ایمپرس روڈ - لاہور } مینجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام
مینجر صاحب نور افشاں ہونا چاہیئے -
تمام مضامین و اشتہارات وغیرہ
بجائی اندراج کاغذ کے ایک طرف
تحریر کرکے دفتر نور افشاں میکلوڈ روڈ
لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں *

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۵ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے - ۱۵ جولائی ۱۹۲۷ء | نمبر ۲۸

تنظیم المسیح فی النظم الصحیح

(گذشتہ سے پیوستہ)

۶۱ زیتون و طین و سینین و سرطور ایک بار … موسیٰ پہ کر چکے تھے جلال اپنا آشکار
بخشا پھر آج کوہ مقدس کو افتخار … یعقوب و یوحنا اور شمعون ذی وقار
سرتا پا جو نور میں تبدیل ہو گئے … اصلی جلال و شان میں تحویل ہو گئے

---

۶۲ چہرہ وہ پُر جلال کہ شاعر کی کیا مجال … دے اُس سے آفتاب درخشندہ کی مثال
خالق کا لا بسیط ہے مخلوق میں کمال … صنعت محیط ہو سکے صانع پہ ہے محال
پھینکیں شعاعیں وہ رُخ تنویر بیز نے … بھاگا دکھائی پشت خور رست خیز نے

---

۶۳ اندر سے چونکہ جسم منور تھا ضو فگن … چمکا سفید برف سا براق پیرہن
سرتا پا جو نور کا پُتلہ گئے تھے بن … تھے آپ شمع کوہ مقدس بنا لگن
اس بزم نور نے عجب اعزاز پائے تھے … الیاس اور حضرت موسےٰ بھی آئے تھے

---

۶۴ شمعون پطرس آپ کے پروانہ جمال … جیسے چکور چاند کی ہو عاشق وصال
ایسے تھے محو دید جو دیکھا یہ طرفہ حال … کر بیٹھے یہ مسیح خداوند سے سوال
خاطر خوش تو دل بھی ہے خورسند ہے جگہ … رہنا ہے اپنا خوب خداوند اس جگہ

---

۶۵ ڈیرے بنائے تین سکونت کے واسطے … منجملہ اُن کے ایک ہو حضرت کے واسطے
ہو دوسرا کلیم شریعت کے واسطے … الیاس تیسرے میں ہوں زینت کے واسطے
ہم تینوں ایک ایک کے کاشانہ میں رہیں … خادم جلیس جن کے جلو خانہ میں رہیں

---

۶۶ یہ کہتے ہی ایک ابر منوّر بھی آگیا … خورشید چتر بن کے سرِ طور چھا گیا
ایسا یہ باپ کا تھا جو جلوہ دکھا گیا … آواز غیب بہر ہدایت سنا گیا
یہ ہے مرا عزیز پسر اس کی سب سنو … نور الہدیٰ ملیگا اگر اسکی سب سنو

---

۶۷ آیا نظر جو نور یہ بالائے نور اور … گویا کھڑا ہے کوہ مقدس پہ طور اور
ظاہر ہوا یہ اُن کی نظر میں ظہور اور … پیدا ہوا اس اس دلوں میں فتور اور
غش جس طرح سے آیا تھا موسےٰ کو طور پر … ان کو بھی بے خودی تھی وہی اس ظہور پر

---

۶۸ حادث ہوا جو اُن کے دلوں پر یہ حادثہ … یعنی جلال و نور کا مخلوط سانحہ
حضرت نے دیکھ کر یہ غش آور معاملہ … اُن کو سنگھایا آکے محبت کا لخلخہ
دیکھا جو آنکھ کھول کے اسرار کچھ نہ تھا … جز آں مسیح پرتو انوار کچھ نہ تھا

---

۶۹ نور الہدےٰ مسیح جلالت مآب ہے … بے پردہ گاہ گاہ میانِ حجاب ہے
کیوں شاہد جمال ہوا بے نقاب ہے … تسکین قلب کے لئے یہ انقلاب ہے
جب مرد غم سرشت سے حیراں ہو چکے ہیں … یہ منظر اُن کو مثبت ایماں ہو چکے ہیں

---

۷۰ جب کر رہے تھے کوہ مقدس سے تنزل … بولے مسیح اُن سے نہ سننے لگے یہ دل
کر دو کسی سے ذکر نہ بیٹھنا یہ بھول … جب تک جلال رفتہ نہ ہو جائے پھر وصول
کیا قدر عافیت ہے مصیبت اگر نہ ہو … عزت ہو کیا جلال کی ذلت اگر نہ ہو

۶۱ اب ہم یروشلم کی طرف جانے والے ہیں
غم آشنا ہیں غم کی طرف جانیوالے ہیں
سوسوں الم کی طرف جانے والے ہیں
سوتے نہیں ستم کی طرف جانے والے ہیں
آدم پسر سے پھیل گیا بیر قوم میں
دینگے اُسے حوالگی غیر قوم میں

۶۲ سنجیدگی میں اس سے تمسخر کرینگے وہ
اُسکی فروتنی میں تکبر کرینگے وہ
تصویر ذلت اُس کو تصور کرینگے وہ
تجبر میں خودسری کے تبختر کرینگے وہ
تھوکینگے رُوی صاف سراپائی آب پر
لیکن اثر وہی ہے۔ جو ہے آفتاب پر

ہندوستانی مسیحی

ہم جناب ڈاکٹر دینا ناتھ پرسیودت صاحب کا نادر مضمون نذر ناظرین کرتے ہیں۔ طویل ہونے کی وجہ سے دو اشاعتوں میں شائع ہوسکیگا۔ نصف مضمون آج درج اخبار ہے۔ مدیر

لوگ کہتے ہیں کہ عیسائی لالچ کے شکار ہیں۔ کیا درست ہے؟ لوگ کہتے ہیں کہ عیسائی ہونا قوم فروشی ہے۔ کیا یہ الزام سچا ہے؟ لوگ کہتے ہیں کہ عیسائی ۳ خدا مانتے ہیں۔ کیا یہ بات ٹھیک ہے؟

ان تینوں الزاموں کا جواب ایک ہی ہے کہ یہ سب غلط ہیں۔ درست اور حق یوں ہے۔ (×××)

اول۔ پادری صاحبان جو اس ملک اور دنیا کے باقی غیر مسیحی ملکوں میں کام کرتے ہیں وہ دغاباز نہیں ہیں۔ بلکہ وہ اپنی اپنی قوم اور ملک کے چیدہ دیندار خداپرست مرد و عورت ہیں جو خداوند یسوع مسیح کی روح سے بھر کر اور اپنے آپ کو خوب تیار کرکے خداوند کے حکم کی تعمیل میں باوجود ہر طرح کے دکھ اور تکلیف کے سب غیر ملکوں میں جابجا پہنچکر کمال محبت اور ہمدردی کے ساتھ مسیح کی اُس خوشخبری کو سب قوموں کے درمیان پھیلا رہے ہیں جو خدا کی طرف سے انسانوں کی نجات کے لئے کافی اور پُر اثر علاج اور دوائی ہے۔ یعنی یہ کہ انسان جو اپنی ذاتی کمزوری کے سبب راستی کے کام کلیہ طور پر خاطر خواہ کر نہیں سکتا۔ بلکہ روز بروز زیادہ زیادہ مزاہی جاتا ہے۔ وہ یسوع مسیح خدا کے اکلوتے بیٹے پر ایمان لانے سے ابھی سے بچ جا سکتا ہے۔ تاکہ خدا کی حضوری میں اور اس کے جلال کی خوشی اور زندگی میں داخل ہوسکے۔ لیکن اس ایمان میں شریک ہونے کا پہلا خاصہ یہ ہے کہ ہم دنیا نفس اور شیطان کی نسبت مرجاویں اور پھر پاک روح اور پاک اصطباغی پانی کی تاثیر سے از سرنو پیدا ہو جاویں جس کے لئے ضروری ہے کہ ہم روزمرہ پُرانے آدم کو مارتے رہیں جب تک کہ اُس کا قطعی خاتمہ نہ ہوجاوے اور نیا آدم یعنے خداوند مسیح ہم میں اس قدر قائم نہ ہوجاوے۔ جیسا کہ پیوندی درخت کی صورت ہوتی ہے جس میں مالی ان سب شگوفوں اور آنکھوں کو جو پُرانی شاخ یا پیڑ پر نکلتی ہیں کاٹ دیتا ہے اور پیوند کو ہی صرف بڑھنے دیتا ہے کہ آئندہ کو صرف پیوند ہی پھولے بڑھے اور پھلدار ہو اور پُرانے پیڑ میں سے کُل طاقت پیوند ہی پیوند جذب کرلیوے۔ کیا اس کو لالچ دنیا کہتے ہیں؟ یعنی یہ کہنا کہ دنیا تیاگ دو۔ نفس کو مار ڈالو اور مسیح کے پیرو بن جاؤ۔ نہیں نہیں یہ تو وہی ہے جو کسی ہندو یا سکھ فقیر نے بھی بڑی صفائی سے خوب دلیرانہ کہا ہے

(۱) پہلاں مرن قبول کر۔ جیون کی چھڈ آس
ہو دسکل کی رینکا۔ تو آؤ ہمارے پاس
(۲) جے تو ہے عشق کھیلن دا چاؤ
سر دھر تلی گلی موری آؤ۔
سر دیجئے کان نہ کیجے
پھر اس مارگ پیر دھریجے

یہ تنگ دنیا کو چھوڑ کر خدا کا بیٹا بننا اور اُس کی جلالی زندگی اور نور میں داخل ہونا ہی ہمارا لالچ ہے۔ لیکن یاد رہے کہ اگر ہم دوسری نگاہ سے دنیا کو دیکھیں تو یہی دنیا تو ہمارے اپنے خدا کی ہی ہے جس نے فرمایا کہ خدا اور اُس کی راستبازی کو پہلے ڈھونڈو تو باقی وہ سب برکتیں بھی جنکی تلاش میں دنیا کے لوگ رہتے ہیں وہ خود بخود تم کو ملتی چلی جائینگی۔ یعنے جنکی خدا کی سمجھ میں تم کو ضرورت ہے۔ جیسے حضرت داؤد نے اپنے ایک زبور میں فرمایا ہے کہ میں نے راستباز کی اولاد کو کبھی بھیک مانگتے نہیں دیکھا۔ اس لئے اگر ہمارے دین کے مرید اس دنیا کی چیزوں میں بھی امیر اور خوشحال ہوگئے ہیں تو یہ خدا کی طرف سے اُن کو برکت ملی ہے پادری صاحبوں کے لالچ دینے کا نتیجہ نہیں ہے۔

دوئم۔ پھر کہا جاتا ہے کہ عیسائی قوم فروش ہیں یہ بھی ایک بھاری لغو و بہتان ہے۔ عیسائیوں جیسا کوئی سچا قوم پرست ہی نہیں۔ بشرطیکہ وہ سچے عیسائی ہوں۔ کسی محکمہ یا دفتر یا صیغہ تجارتی وغیرہ میں جاکر پوچھا جاوے۔ اُن کے حاکموں اور ساتھی کارندوں سے دریافت کیا جاوے کہ اُن کے درمیان عیسائیوں کا چال چلن کیسا ہے؟ کون زیادہ وفادار، نوکر اور دوست ہیں؟ عیسائی یا دیگر مذاہب کے پیرو؟ ان کے لواحقوں اور رشتہ داروں سے دریافت کرلو کہ ان کے عیسائی شدہ رشتہ دار اپنے حقوق رشتہ داری کیا ادا کرتے ہیں؟

ہاں کُل سچے عیسائی ہمیشہ دعاگو ہیں کہ خداوند اُن کے موجودہ بادشاہ کو سلامت رکھے۔ اور اُس کے حاکموں وائسرائے اور ججوں کو ایسی حکومت اور نیکی کی روح بخشے کہ وہ بلا رد و رعایت آرام سے رہیں۔ اور خدا کی بادشاہت دنیا پر جلد آوے کیا اس قسم کی دعا مانگنا اور اس کے موافق اپنی چال چلن ہر طرح سے صاف رکھنا قوم فروشی ہے۔ ناظرین ہمارے مذہب کی یہ تعلیم ہے کہ اپنے وقت کے حاکم بادشاہ کی سلامتی کے

دیکھو صفحہ ۱۱

نور افشان

مطبوعہ ۱۵ جولائی ۱۹۲۶ء

اپنا شہتیر اور دوں کا تنکا

انسان خود بین یا خود دان نہیں بلکہ دور بین ہے اسکی زندگی کے اس وصف نے جو خاندانی زندگی میں مجلسی زندگی میں۔ انسانی طرزِ عمل میں جو طوفان بے تمیزی پیدا کر رکھے ہیں۔ جو مظالم اور ستم ایجاد کر رکھے ہیں وہ کسی بابصیرت انسان کی آنکھ سے پوشیدہ نہیں۔ خود بینی کے وصف سے محروم ہو کر اور دور بینی میں مشاق ہو کر انسان یہاں تک بدعمل اور بد اعتقاد ہو گیا ہے کہ وہ ہر قسم کی بدکاری اور بدعملی کا مرتکب ہو کر بھی اپنی تمام بدکاریوں کا فاعل حقیقی خدا کو قرار دے کر اپنے آپ کو بے گناہ اور بے تقصیر کرنے سے باز نہیں آیا۔ اور یہی یقین رکھتا آیا ہے کہ میری موجودہ اور آئندہ زندگی کی جملہ خوشقسمتیاں میری ہی نیک کرداریوں کا نتیجہ ہیں۔ خدا میرے لئے نہ کچھ کرتا ہے اور نہ کچھ کر سکتا ہے۔ میں فعل مختار ہوں۔ خدا اگر میرے لئے کچھ کرتا ہے تو صرف یہ کرتا ہے کہ وہ میری بدعملیوں کا فاعل بنتا رہتا ہے۔

اس کے سوا انسان کی دور بینی کے وصف میں ایک یہ بیماری بھی پائی جاتی ہے کہ وہ دور کی چیزوں کو بڑی بڑی چیزیں دیکھتا ہے اور نزدیک کی بڑی بڑی چیزیں اسے یا تو نظر ہی نہیں آتی ہیں۔ یا اگر نظر آتی ہیں تو ناچیزوں کے مجموعہ بنکر دکھائی دیتی ہیں۔ جس سے ہر ایک انسان دوسرے کے مقابل ہمیشہ اپنے آپ کو نیکی و پارسائی کا مجسمہ خیال کرتا رہتا ہے۔ انسان کی اس بدفہمی اور بدعملی پر عنوان کے الفاظ دلالت کرتے ہیں۔ جو متی ۷: ۳-۴ کے کلام کا موضوع ہیں جنکی تفصیل یوں آئی ہے۔

تو کیوں اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو دیکھتا ہے اور اپنی آنکھ کے شہتیر پر غور نہیں کرتا؟ اور جب تیری ہی آنکھ میں شہتیر ہے تو تو اپنے بھائی سے کیونکر کہہ سکتا ہے کہ لا تیری آنکھ میں سے تنکا نکال دوں۔ (متی ۷: ۳-۴)

حواسِ خمسہ میں قوت باصرہ اور اُس کا آلہ آنکھ سب سے بڑی قوت ہے۔ آنکھ کی ساخت کی تشریح و کیفیت ماہرینِ علمِ طب نے خوب کر دی ہے۔ قوت باصرہ کی تفسیر فلسفہ ذہنی و دماغی کی کتب میں موجود ہے۔ جن کا بیان کرنا یہاں پر غیر مطلوب ہے۔ انسان عموماً قوت باصرہ کو اُس کے آلہ آنکھ سمیت خارجی اسبابِ عالم کو دیکھنے میں استعمال کرتا آیا ہے جس سے وہ خود حفاظتی کا زیادہ فائدہ اُٹھاتا رہا ہے۔ مگر خداوند کے کلام میں قوت باصرہ اور اس کے آلہ کا ایک دوسرا استعمال بتلایا گیا ہے وہ خود دانی یا خود بینی کے نام سے نامزد کیا جا سکتا ہے جس پر جملہ "تیری ہی آنکھ میں شہتیر ہے۔ اور اپنی آنکھ کے شہتیر پر غور نہیں کرتا" دلالت کر رہا ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ خود دانی یا خود بینی غیر دانی کا درست و بے خطا معیار ہے نہ کہ غیر دانی خود دانی کا۔

اگر ہمارا ایمان ما فوق درست ہو تو خداوند کا کلام ما فوق علم النفس کے بنیادی اصول کی بنیاد و تفصیل ہے۔ ہر ایک مسیحی پہلے اپنے آپ کو دیکھے پہلے اپنے آپ کو جانے۔ اپنے آپ کو جانتے ہی غیر آسانی سے جانے جا سکتے ہیں۔ غیر دانی کا اس کے سوا کوئی دوسرا اصول نہیں مل سکتا ہے

شولھاپور اور ملتان میں محرم پر ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ (نیشنل ہیرالڈ)

کلیسیائی خبریں

جہاں ہندوستانی کلیسیا کے روبرو مشکلات کے پہاڑ ہیں۔ وہاں اسکی مشکلات کو دور کرنے والے اسباب بھی رونما ہوتے جاتے ہیں۔ بعض مشنری کلیسیائیں اپنے پاؤں پر کھڑی کی جا رہی ہیں مشنری صاحبان کلیسیاؤں پر ذمہ واری کا بوجھ ڈال رہے ہیں بالکل آزاد کلیسیائیں بناتے جاتے ہیں اور اپنے تمام کاروبار کلیسیاؤں کے سپرد کرتے جاتے ہیں آزادی کے اس میدان میں پنجاب کے یو۔ پی چرچ کا اور جٹیٹ کلیسیا کا قدم زیادہ آگے بڑھا ہوا ہے یونائٹڈ پریسبیٹرین کلیسیا پنجاب بالکلیہ سیلف سپورٹ ہے۔ وہ اپنے تمام کام کو اسی اصول پر ایک مدت سے چلا رہی ہے۔ اس اعتبار سے کلیسیا مذکور دیگر کلیسیاؤں کے لئے سیلف سپورٹ کا اعلیٰ نمونہ ہے جو ہر اعتبار سے مبارکبادی کی مستحق ہے۔ یو۔ پی۔ پنجاب چرچ کے بعد جٹیٹ کلیسیا سیلف سپورٹ کے میدان میں آگے بڑھ رہی ہے جس نے کامل کلیسیائی ذمہ واری کو اپنے ذمہ لے لیا ہے مشنری صاحبان اپنے علاقوں کے کام کلیسیا کے سپرد کر کے پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ وہ کلیسیا کے بڑھنے اور مشن کے گھٹنے کے اصول پر عمل پیرا ہو رہے ہیں۔ ہماری دلی تمنا ہے کہ تمام ہند کی مسیحی جماعتیں کلیسیاؤں مذکورہ کے نقش قدم پر چلکر جلد سیلف سپورٹ ہو جائیں اور اس تمام کام کو سنبھال لیں جو مختلف مشنیں انجام دے رہی ہیں۔ (ماخوذ)

یروشلم کی کانفرنس

یہ خبر بھی خوشی سے پڑھی جائیگی کہ ۱۹۲۸ء کے اپریل میں یروشلم میں بین الاقوامی مشنری کونسل کی ایک مجلس فراہم ہوگی جس میں دنیا بھر کے ممالک کی کلیسیاؤں کے قائم مقام یا نمائندے شریک مجلس ہونگے۔ اس سب کلیسیا اور مشنری

سوسائیٹیوں کے باہمی تعلقات کے سوا باقی اہم امور پر بھی غور و فکر کی جائیگی اور ۱۹۳۸ء کے دسمبر میں ایسی ہی عالمگیر کانفرنس ہندوستان میں بھی فراہم ہوگی جس سے بہتر نتائج پیدا ہونے کی امید کی جاتی ہے۔ (ماخوذ)

الشاہد

ہمیں رسالہ الشاہد دیکھکر کمال مسرت ہوئی ہے۔ یہ رسالہ بہ سرپرستی یونائیٹڈ پریسبٹرین سنڈ پنجاب زیر ادارت اڈیٹر انچیف پادری ڈبلیو۔ ٹی ڈیمیس امریکن مشن دھاریوال پنجاب سے شائع ہوا ہے جو ایک ماہوار رسالہ ہے۔ اڈیٹوریل سٹاف نہایت قابل و فاضل صاحبان کا ہے جس کا مقصد و مدعا مفید اور کار آمد مضامین کے سوا دہ واقفیت وسیع کی جاتا ہے جو کہ ہر ایک پاسٹر اور مناد کے لئے ضروری ہے بصفحات ۲۰ صفحہ کی ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے۔ سالانہ چندہ عہ۔ عہ اور عا روپیہ بموجب آمدنی رکھا گیا ہے۔

مزید براں نمبر زیر نظر کے مضامین منیجنگ اڈیٹر کا پیغام۔ الشاہد نمبر ا۔ کلیسیائی خبریں۔ کسی کلیسیا کی عظمت کن باتوں پر ہے۔ یو۔ پی سنڈ پنجاب کا بجٹ۔ مخالف مسیح یا مسیح الدجال۔ کلیسیا شیخوپورہ کا آغاز و ترقی۔ تعیولاجیکل سیمنری گوجرانوالہ۔ انسانی سوالات۔ الہی جوابات۔ ضروری التماس ہیں۔ جن پر غور کرنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ یہ رسالہ پنجاب کی کلیسیا کی ضرورتوں کے رفع کرنے میں ایک زبردست حامی و معاون ہوگا۔

چینی کلیسیا

برسوں سے ملک چین میں خانہ جنگی رہی ہے اس عرصہ طویل میں آخر وہ وقت بھی آیا کہ چینیوں میں مشنریز کے خلاف اور مسیحیت کے خلاف جذبات مشتعل ہوئے۔ تمام مشنریز کو اپنے سٹیشن چھوڑ کر مغربی طاقتوں کی پناہ میں آنا پڑا۔ بہت سے مشنریز کو سخت تکالیف بھی اٹھانا پڑیں۔ اس تمام کشمکش کے عرصہ میں چینی مسیحیوں کی بابت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان کو کوئی مصیبت درپیش نہ آئی ہوگی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بات اطمینان بخش ہے کہ اب چین میں امن و امان کی مستقل صورت پیدا ہو رہی ہے۔ قوی امید ہے کہ چینی کلیسیا کے امتحان کا وقت بھی گذر گیا ہے اور وہاں پھر مسیحیت کی تبلیغ کا خاطر خواہ انتظام ہوگیا ہوگا۔

چھوٹی چیزوں کی قدر و قیمت

عموماً بلند نظر آنکھیں ان چیزوں پر نہیں ٹکتی ہیں جو انسان کے پاؤں تلے روندی جاتی ہیں نہ اُن کی قدر و قیمت کا اندازہ کرتی ہیں جو در اصل چھوٹی چھوٹی چیزیں ہو کر نہایت مفید اور کار آمد ہوتی ہیں ملک ہند میں ایسی چیزیں نہایت کثرت سے برباد ہوتی رہتی ہیں جو در اصل چھوٹی چیزیں ہو کر نہایت مفید اور کار آمد چیزوں میں تبدیل کی جا سکتی ہیں مثلاً پرانی روئی جسے لوگ رد کہتے ہیں۔ پرانے اور ردی چیتھڑے۔ پرانے اور ردی سن کی رسیاں اُن سے کاغذ وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ مختلف اقسام کے پھل اور ان کے رس اور چھلکے جو گلیوں میں پامال ہوتے ہیں واقفکاروں کے کام کے ہیں۔ مردہ جانوروں کی ہڈیوں سے جو چیزیں تیار کی جاتی ہیں ان کا بیان ہی نہیں ہو سکتا ہے۔ اسی قسم کی جملہ چھوٹی چھوٹی چیزیں بے خبروں کے پاؤں تلے روندی جاتی ہیں۔ لیکن باخبر انسان ان سے وہ قیمتی چیزیں تیار کرتے ہیں کہ جن سے عقل و فکر دنگ رہ جاتی ہے۔

ہندوستان میں چھوٹے اور ادنے انسان بھی بلند نظر ہستیوں کی نگاہ میں نہایت بے قدر اور حقیر خیال کئے جاتے ہیں۔ وہ اپنا اور اُن کا باوا آدم ہی جدا مانتے ہیں۔ وہ انہیں اسقدر ذلیل اور حقیر سمجھتے ہیں کہ اُن کی پرچھائیں سے بھی ناپاک ہو جاتے ہیں۔ مگر ہند کے یہی حقیر و رذیل لوگ ہیں جنہوں نے ہند کے بلند نظر انسانوں کے گلے میں غلامی کے طوق پہنوائے ہیں اور ان کی شرافت و نجابت کو بھٹس کے بھاؤ بکوایا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اب اہل ہند مادر ہند کے ان حقیر فرزندوں کی قدر و قیمت سے کسی قدر آگاہ ہوئے ہیں۔ لیکن ہند کے بلند نظروں کی آنکھوں میں ہنوز اُن کی قدر و قیمت نہیں آئی۔ لیکن وقت و زمانہ ان بلند نظروں کی آنکھوں کو نیچا کر کے چھوڑیگا۔ بلند نظر اور عالی مرتبہ اصحاب سمجھ لیں کہ اُن کی قدر و منزلت کا قیام اس بات پر منحصر ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کی قدر و منزلت کریں۔

ملازمت ہاتھی کی قبر کھودنے کی ہمعنا ہے

سنا ہے کہ ایک سرکس کمپنی کا ایک نوکر بروقت تماشہ روتا ہوا پایا گیا۔ اس کے ساتھیوں نے اس سے رونے کا سبب دریافت کیا تو رونے والے نوکر نے جواب دیا کہ آج کمپنی کا ہاتھی مرگیا ہے۔ دوسروں نے کہا کہ پھر تجھے کیا؟ وہ تیری ملکیت تو تھا نہیں؟ رونے والے نے کہا کہ آپ بجا فرماتے ہیں۔ مگر صاحبان مجھے حکم ملا ہے کہ میں ہاتھی کی قبر کھودوں۔

یہ حکایت خواہ سچی ہو یا جھوٹی۔ لیکن اس سے ملازمت کی حقیقت و اصلیت پر ضرور روشنی پڑتی ہے۔ ملازمت و غلامی میں بہت تھوڑا فرق ہے اگر ہمارے ناظرین ہاتھی کی قبر کھودنے کی مشقت سے بچنا چاہتے ہیں تو وہ صنعت و حرفت اور ہنر میں ترقی کریں اور اپنی روزی کسی دوسرے طریق سے کمائیں۔ ملازمت سچ مچ ہاتھی کی قبر کھودنے کی ہمعنا ہے۔ جو آقا کی ملازم سے اطاعت کی خواہش ہے وہ ملازم کے آقا پر قربان ہونے سے بھی پوری نہیں ہو سکتی ہے۔

شاعرانہ لطیفہ

ایک دفعہ شعراء کی محفل گرم تھی ایک شاعر ذیل کے اشعار جھوم جھوم کر پڑھ رہا تھا کہ:-



قسمت کیا ہر ایک کو قسامِ ازل نے
جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا
بلبل کو دیا نالہ تو پروانہ کو جلنا
غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا

اس محفل میں ایک پنجابی شاعر بھی حاضر تھے۔ انہوں نے اِن اشعار کو بروقت خواندگی حفظ کر لیا۔ لیکن بعد تھوڑے عرصہ کے اُن میں آخری شعر کسی قدر بھول گیا۔ تھوڑے عرصہ بعد پھر کہیں شعرا کی محفل گرم ہوئی۔ آپ نے اشعار مذکور کو حسب ذیل صورت میں پڑھا کہ

قسمت کیا ہر ایک کو قسام ازل نے
جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا
بلبل کو دیا نالا تو پروانہ کو ستھن
پاجامہ دیا ہم کو جو پاٹا نظر آیا۔

جملہ حضار نے زیرلبی قہقہہ لگا کر شاعر صاحب کی جدتِ طبع کی ہزار زبان سے داد دی (ماخوذ)

شکست میں فتح

ہم اپنی عالمہ و فاضلہ بہن مسز خیراللہ صاحبہ کی کتاب کے پہلے حصہ کو اسی نمبر میں ختم کرتے ہیں۔ مسیحیت کے ابتدائی زمانہ کے شہداء کی زندگی اور موت کے جو رقت انگیز سوانح ہماری برگزیدہ بہن نے جس محنت شاقہ سے جمع فرما کر جس اختصار اور خوبی سے قلمبند فرمائے ہیں محتاج بیان نہیں ہیں۔ ہم صدق دل سے اس اہم و ضروری کام کی تکمیل کے لئے آپ کو مبارکباد کہتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی ہم ناظرین کرام کو مطلع کرتے ہیں کہ مسز خیراللہ صاحبہ کے وہ تمام مضامین جو آج تک نور افشاں میں شائع ہو چکے ہیں کتابی صورت میں بھی طبع ہو رہے ہیں۔ ہم ہر ایک مسیحی ناظر سے بزور سفارش کرتے ہیں کہ وہ مسیحی شہیدوں کے حالات کی اس جامع کتاب کو خرید کر نہ صرف مسز خیراللہ صاحبہ کی محنت و مشقت کی قدر کریں۔ بلکہ ان مقدس زندگیوں کی یاد کو تازہ رکھنے میں کوشاں ہوں جنہوں نے مسیحیت کے شجر با ثمر کو اپنی زندگی کے خون سے سینچا تھا۔

ہم یہ بھی تبلا دینا چاہتے ہیں کہ ہنوز کتاب کے دو حصے باقی ہیں جن کے تیار کرنے میں مسز خیراللہ صاحبہ مصروف ہیں۔ ہمیں قوی امید ہے کہ یہ حصص بھی جلد کتابی صورت میں شائع ہونگے ناظرین کرام اُن کا بھی انتظار کریں۔ مدیر

خاکسار ان جہاں را بہ حقارت منگر
تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

کامل تین صدیوں تک بہادر مسیحیوں نے رومی قیاصرہ کے ہاتھوں وحشیانہ اور بے رحمانہ اذیتیں اُٹھائیں اور سب سے بڑھ کر ڈایو کلیشن کے منحوس عہد میں تو کوئی ایذا ایسی باقی نہ رہی جو ان مظلوم مسیحیوں کو دی نہ گئی ہو تاہم جتنا اُن پر ظلم ہوا اور بیدردی سے قتل کئے گئے وہ زیادہ سرگرم اور دلیر بنے۔ اور اُن کو جو اندھیرے اور موت کے سایہ میں سکونت پذیر تھے روشنی اور زندگی کی طرف لے آئے۔ رومی قیصروں کی ایذا رسانی میں یہ آخری خوں ریزی تھی جس میں بے شمار مسیحیوں نے شربتِ شہادت نوش کیا۔ اس کے بعد ویسا قتلِ عام نہ ہوا بلکہ مسیحیوں کے ساتھ عموماً رعایت اور نرمی کی گئی۔

۳۱۲ء میں قسطنطین نے جو اعظم کے لقب سے ملقب ہے اپنے حریف پر ایک نمایاں فتح حاصل کی اور روما کے باشندوں نے اس کے اپنے شہر میں داخل ہونے کی بڑی خوشی منائی اور اُس کو اپنا قیصر مانا۔ تخت پر بیٹھتے ہی قسطنطین نے اپنے آپ کو مسیحی ظاہر کیا اور دوسرے سال ماہ مارچ ۳۱۳ء میں میلان شہر سے وہ مشہور جو ایڈکٹ آف میلان کے نام سے نامزد ہے۔ جاری کیا اور اسی کے ذریعے مسیحیوں کو کامل امن ملا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ صرف تین ہی صدی کے عرصہ میں مسیح کی صلیب نے اپنے کو روما کی سلطنت سے زیادہ قوی اور مضبوط تر ثابت کیا اور اُس وقت یہ امر تسلیم کیا گیا کہ مسیحی مذہب نے اپنی ظاہری شکست میں فتح پائی اور دنیا پر غالب آیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ معصوم شہیدوں کا خون ضائع نہیں گیا۔

جب ہم گذشتہ واقعات پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مسیحی مذہب بلا کسی دنیاوی اختیار و اقتدار کے روما میں قومی مذہب نا گیا۔ یہ مذہب پہلے ادنٰے لوگوں کے دلوں میں جاگزیں ہو کر پھر تمام اعلےٰ درجہ کے لوگوں میں پھیل گیا۔ یہاں تک کہ خود قیصر کو اُس کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑا۔

مسیحی مذہب نہ صرف دنیاوی اختیار کی مدد سے محروم تھا بلکہ جیسا کہ ہم نے دیکھا سرکاری قوانین بھی بالکل اس کے خلاف تھے۔ یہاں تک کہ ان قوانین کی رو سے مسیحی دین کے نیست و نابود کرنے اور اُس کا نام صفحۂ دنیا پر سے مٹانے کی غرض سے کوئی ایسی سیاست و عقوبت۔ ذلت و اذیت۔ اور قتل و خواری نہیں ہے جو باقی رکھی گئی ہو۔ مگر مسیحی دین ایک ایسا سندان ثابت ہوا کہ اُس پر رومی قیاصرہ کے ایذاؤں کے مارتول گھس چکے۔ مگر وہ دنیا کا دیا قائم و برقرار رہا۔ کیونکہ یہ خدا کا تھا اور خود خدا اُس کا محافظ تھا۔

پھر اس تمام ایذا رسانی میں ہم کو ایک بھی ایسی مثال نہیں ملتی کہ جس میں مسیحیوں نے اپنے ایذا رسانوں کے خلاف کچھ سازش کی ہو۔ یا کم از کم اپنے بچاؤ کے لئے کسی ہتھیار کو کام میں لایا ہو۔ گو جب اُن کا شمار بڑھ گیا۔ وہ آسانی سے ایسا کر سکتے تھے اور شاید کامیاب بھی ہو جاتے۔ لیکن اُنہوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ دین کی خاطر خوشی سے دُکھ سہتے رہے۔

ان ایذا رسانیوں کے طوفان میں مسیحی مذہب ایسا کمزور و بے بس معلوم دیتا تھا جیسا باز کے پنجہ میں چڑیا۔ تاہم چونکہ خدا خود اس کا معاون و مددگار تھا وہ برقرار رہا۔ اور فی الحقیقت اس نے شکست میں فتح پائی۔

نیز جیسی مسیحیوں کو یہودیوں اور بت پرستوں سے تکلیف و اذیت پہنچتی تھی۔ گھر کے لوگوں سے بھی انہیں ہر قسم کے تمسخر اور ہنسی و بدنامی برداشت کرنی پڑی۔ مگر یہ لوگ اس کے باعث کبھی دل برداشتہ یا چیں بر جبیں نہ ہوئے اور ہوتے کیوں جبکہ خود خداوند نے انہیں ان تکالیف و اذیت کے منتظر رہنے کا حکم دیا تھا (لوقا ۲۱: ۱۲-۱۶ و ۱۷)

باوجود اس کے کہ مسیحی متواتر بت پرستوں اور دوسرے لوگوں سے ایذا پر ایذا پاتے رہے۔ مگر برابر ان کے لئے دعا کرتے رہے اور دل سے ان کے خیر خواہ بنے رہے۔ حتی کہ خود ان ایذا رسانوں کو مسیحیوں کی خود انکاری اور بے ریا محبت کا مقر ہونا پڑا۔ مثلاً جب شہر سکندریہ میں پلیگ شروع ہوئی تو بت پرست اپنے عزیز سے عزیز بیمار کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ یا بیماروں کو گھر سے باہر کر دیا اور مردوں کو بے کفن و دفن چھوڑا۔ مگر مسیحیوں نے تمام پلیگ زدہ بت پرستوں کی خدمت کی اور ان کے مردوں کو دفنا دیا۔

اسی طرح جب ۲۵۲ء میں کارتھیج کے درمیان وبا پھوٹ پڑی تو بت پرستوں نے وبا کے ڈر سے اپنے بیماروں کی خبر گیری نہ کی۔ اور حالت نزع میں ان کو گھروں سے باہر پھینک دیا۔ یہاں تک کہ لاشوں کے ڈھیر لگ گئے۔ مگر مسیحیوں نے ان کی لاشوں کو دفن کیا اور مریضوں کی خدمت و خبر گیری کی۔ اس موقع پر بزرگ بشپ سپریان نے اپنے لوگوں سے کہا کہ

یہ وبا تمہارے ایمان کی آزمائش ہے۔ تاکہ معلوم ہو کہ آیا آقا اپنے غلاموں کی خدمت کرتے ہیں یا نہیں۔ خدا تمہیں سکھاتا ہے کہ ان سے محبت رکھو جو تمہیں ستاتے ہیں۔ لیکن اگر تم صرف اپنے ہی لوگوں پر مہربانی کرو تو یہ کوئی خوبی کی بات نہیں۔ کیونکہ ایسا تو ظالم اور مشرک بھی کرتے ہیں۔ بلکہ تم سچے مسیحیوں کی طرح نیکی سے بدی پر غالب آؤ۔ خداوند کے فرمان کے بموجب دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا مانگو۔ اور چونکہ تم خداوند کے فرزند ہو۔ اس واسطے تم کو خوبیوں میں باپ کی نقل کرنی چاہئے۔ تاکہ ظاہر ہو کہ تم خدا کے فرزندی کے لائق ہو۔

ان شہیدوں کے حالات سے ہم یہ بھی معلوم کرتے ہیں کہ جس بات کی گواہی انہوں نے دی وہ اس کے سچے اور بے ریا گواہ تھے۔ ایسے وقت میں حاکم ان کو مسیح سے منکر ہونے کے لئے ہر طرح کا لالچ دیتے تھے۔ اور اگر ان میں سے کوئی مسیح کا انکار کرتا تو حکام کی مہربانی اور دولت و عزت حاصل کر سکتا تھا۔ مگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ برعکس اس کے انہوں نے اس گواہی کے عوض اپنی جانیں نثار کر کے اپنے خون سے اس گواہی پر مہر کر دی۔ اور صاف لفظوں میں بہکانے والوں کو جواب دیکر کہا ؎

ارتے دل سے ہیں گنجینۂ دولت پہ لات
دولتِ دینِ مسیحا ہمیں ہاتھ آئی ہے (فرحت)

ہاں ان میں سے ہر ایک شہید کی خوشی اور آرزو یہ تھی کہ وہ مسیحی جئے اور مرے۔ اور ایذا کے وقت گو ہر ایک زبانِ حال سے کہتا تھا ؎

میں چاہتا ہوں بصد عجز رب سے یہ ہر دم
کہ جان جا دے تو جا دے رہوں میں عیسائی (عطا)

پڑھنیوالے۔ آپ کی آرزو اور خوشی کس بات میں ہے؟

راقمہ (مسز) کے۔ خیر اللہ
کلارک آباد

اندھوں کا رہنما

ناظرین اخبار۔ اس دنیائے فانی میں ہزارہا ایسے اشخاص ہیں جو طرح بطرح پر اندھوں کی رہنمائی کرتے ہیں اور ہر طرح سے ان کی اعانت بھی فرماتے ہیں۔ لیکن بندہ آپ کو ایک ایسے حاذق حکیم کی بابت بتانا چاہتا ہے۔ جو دنیا کے ڈاکٹروں سے زیادہ علم طب کو جانتا ہے۔ ہر مرض کی دوا کرتا ہے۔ دل تسکین اس کے پاس ہے۔ وہ ایسا ڈاکٹر ہے جو شاید رشوت کو بھی نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ بغیر فیس کمال فیاضی سے معالجہ کرتا ہے۔ نہ ہی شاید دودھ کا استعمال بتاتا ہے۔ نہ ہی بستر پر لیٹنے کا حکم دیتا ہے۔ نہ ہی کوئی دوائی استعمال میں لاتا ہے۔ نہ ہی عینک دیتا ہے صرف وہ دل صفائی چاہتا ہے۔ اور اندرونی روشنی بخشتا ہے۔ جیسے کہ پطرس رسول نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا ہے کہ وہ ایک چراغ ہے۔ جو اندھیری جگہ میں جب تک پو نہ پھٹے اور صبح کا ستارہ تمہارے دلوں میں ظاہر نہ ہو روشنی بخشتا ہے۔ کیا وہ چراغ ہم اندھوں کے لئے کافی نہیں ہے۔ ہمیں چاہئے کہ آفتاب صداقت کی جانب اپنے دلوں کو لگائیں تاکہ ہم کو دھندلا دکھائی نہ دے۔ جب تک ہم کو دھندلا دکھائی دیگا تب تک ہماری ہستی ناپائدار ہی رہیگی۔ کیونکہ پولوس رسول اپنی زبان سے ۲ کرنتھیوں ۴ باب میں بتلاتا ہے کہ وہ اندھوں کا راہنما ہے۔ آپ سوال کرینگے کہ وہ کونسا ایسا حاذق حکیم ہے۔ وہ رب الافواج کا لختِ جگر ہے۔ جو ہر ایک اندھی اندھے کو دعوت دیتا ہے۔ جب وہ اس ناپائدار دنیا میں تھا تو بہتیرے لوگ اس کے پاس گئے اور شفا پائی۔ وہ بے مراد واپس نہ لوٹے۔ بلکہ اندرونی روشنی حاصل کرکے آئے۔ صرف حاصل کرکے ہی نہیں آئے۔ بلکہ کمال درجہ

سی تنگ گذرانی کرکے واپس آئے۔ کیونکہ اُس نے اپنی شیریں زبان سے کسی کو کہا کہ تو جنم سے اندھا نہیں۔ یہ محض خدا کا جلال ظاہر کرنے کے لئے تھا۔ بعضوں کو کہا۔ یہ تیرا گناہ نہیں ہے۔ بلکہ تیرے والدین کے گناہوں کا سبب ہے۔ بعض کی آنکھوں پر مٹی سانی اور لگائی۔ بعض کو کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تیری آنکھیں کھل جائیں۔ ناظرین ایک لحاظ سے ہم سب اندھے ہیں۔ اپنے تمام کام اندھا دھند کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم میں اُسکی شناخت نہیں ہے کیا جب ہم خدا کا کلام پڑھتے یا گاتے ہیں۔ کبھی اس پر دھیان دیتے ہیں کہ میری زندگی کے واسطے اس نے کیا کچھ لکھا ہے۔ اور میرا کیا فرض ہے۔ میری سمجھ میں ہم ایسا نہیں کرتے ہیں۔ صرف دنیاوی فرض کو ہی پورا کرتے ہیں۔ وہ اصحاب جو کمال حلیمی فرمانبرداری سے اس کے نام کا ورد پڑھتے ہیں۔ میری سمجھ میں وہ دنیا میں ایک چراغ کی مانند ہیں۔ انکے بشروں سے اس کی چمک دکھائی دیتی ہے۔ خواہ وہ حکیم اپنے آسمانی باپ کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ وہ ہمارا خداوند یسوع مسیح ہے۔ آؤ ہم کمال فرمانبرداری سے اس کی جانب تکتے رہیں۔ تاکہ ہمارے دلوں کو شناخت عطا فرمادے اور ہم اندھا دھند کام کرنے والوں کے لئے عصا رہے جو ہماری رہنمائی کرے کیونکہ وہ اندھوں کا رہنما ہے۔

احقر۔ لطیف خاں۔ نورمل کلاس موگہ

شملہ ۹ جولائی۔ شملہ کے شمال مشرق میں ۱۰ میل پر موضع شالی واقع ریاست بھجی کی خبر ہے کہ جنگل میں آگ لگنے سے دو عورتیں جو گھاس کاٹ رہی تھیں جلکر مرگئیں آگ بہت جلد نصف مربع میل رقبہ میں پھیل گئی اور نصف درجن کے قریب گھسیارے اسکے درمیان گھر گئے مگر وہ بچ گئے بجز ایک برہمنی اور ایک کولی عورت کے جس کے رشتہ داروں نے بڑی تلاش کے بعد اُن کے زیورات اور جلی ہوئی ہڈیوں کی شکل میں پایا۔ (بندے ماترم)

عموس نبی

(زمانہ نبوت ۸۱۰ قبل مسیح سے ۷۸۵ قبل مسیح تک)

بائبل کی ترتیب کے موافق یہ انبیاءِ اصغر میں تیسرا نبی ہوا ہے۔ عموس کی کتاب پڑھنے سے اس کی شخصی تواریخ کا پتہ ملتا ہے۔ یہ موضع تقوع کا باشندہ تھا۔ جو یروشلم سے جنوب کی طرف تقریباً ۱۲ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ نبیوں کی کسی انجمن سے تعلق نہ رکھتا تھا۔ اپنے آپ کو چرواہا اور گولر کے پھلوں کا بٹورنے والا بیان کرتا ہے۔ اور یہ بھی خداوند نے اُسی حالت میں اُسے نبوت کے کام کے لئے مخصوص کیا (۷: ۱۴) سیاح بیان کرتے ہیں کہ ملکِ فلسطین میں چرواہے اور گولر کے پھلوں کے بٹورنے والے عام طور پر حد درجے کے غریب اور رذیل لوگ ہوتے ہیں لیکن ہم کسی صورت میں یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ عموس غریب یا نا تعلیم یافتہ تھا۔ خود اس کی طرزِ تحریر اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اُس کی قلم میں کس قدر زور تھا۔ داؤد بادشاہ کی مثال لیجئے کہ وہ خود چرواہا تھا اور اسی حالت میں خداوند نے اُسے اپنے لئے چنا (زبور ۷۸: ۷۰-۷۱) موآب کے بادشاہ میسا کے پاس جو اخی اب کا خراج گذار تھا۔ کروڑوں بھیڑ بکریوں کا گلہ تھا (۲ سلاطین ۳: ۴) ایوب اپنے گلوں کے سبب اہلِ مشرق میں سب سے زیادہ دولتمند سمجھا جاتا تھا۔ سموئیل کی دوسری کتاب کا چودھواں باب پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تقوع کے باشندے صاف بیانی کے لئے مشہور تھے۔ اور شاید یہی وجہ ہے کہ بیت ایل کے کاہن امصیاہ نے نبی کو ملامت کی تھی۔ (۷ باب) جب عموس کو خداوند نے بلایا تو اس نے اپنی جائے رہائش چھوڑ کر بیت ایل میں سکونت اختیار کی۔

عموس نے عزیاہ شاہ یہوداہ کی سلطنت کے شروع میں نبوت کرنی شروع کی جبکہ یربعام ثانی اسرائیل کا بادشاہ تھا (۲ سلاطین ۱۵: ۱) کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یربعام عزیاہ بادشاہ کی سلطنت کے ۱۵ ویں برس مر گیا۔ مگر آجکل کے بعض عالموں کی رائے ہے کہ سلاطین کی کتاب میں اس بارے میں کچھ غلطی واقع ہوگئی ہے۔ ان کے خیال میں عزیاہ بادشاہ کی تختنشینی یربعام کی وفات سے ۲۷ برس پہلے ہوئی تھی۔ ممکن ہے کہ ایسا ہی ہو۔ مگر ہم کسی صورت میں یہ نہیں کہہ سکتے (جیسے یوسیفس مورخ لکھتا ہے) کہ بھونچال (عموس ۱: ۱) اُس وقت آیا جبکہ عزیاہ نے بخور جلانے کی کوشش کی (اس گناہ کے سبب وہ کوڑھی ہوگیا تھا) یہ کوشش اس نے عہدِ زوال کی تھی۔ ورنہ اُس کا بیٹا یوتام سلطنت کے سنبھالنے کے لئے بالکل ناقابل تھا کیونکہ وہ اس وقت پیدا ہوا تھا جب اس کے باپ کو سلطنت کرتے ہوئے ۲۷ برس ہو گئے تھے (۲ سلاطین ۱۵: ۵-۳۲-۳۳)

دو ابواب میں غیر قوموں یعنی فلسطیوں۔ اسوریوں۔ آسامیوں۔ اموریوں۔ ادومیوں۔ عمونیوں اور موآبیوں کے خلاف نبوت کرتا ہے اور اُن آفات کا ذکر کرتا ہے جو اُن پر آنے والی تھیں۔ ان میں سے بعض نبوتیں عزیاہ شاہ یہوداہ اور یربعام ثانی شاہ اسرائیل کے وقت میں پوری ہوئیں۔ جبکہ ایک طرف تو عزیاہ نے فلسطیوں کی طاقت کو بالکل توڑ دیا اور اُن کے مشہور شہروں یعنی جات۔ ابیاہ اور اشدود کی دیواروں اور فصیلوں کو ڈھا دیا اور ساتھ ہی عمونیوں کو شکست دے کر باجگذار بنایا۔ (۲ تواریخ ۲۶: ۶-۸) اور دوسری طرف یربعام نے ارامیوں پر فتح پاکر دمشق اور حمات پر جو پہلے اسرائیل سے تعلق رکھتے تھے قبضہ کر لیا (۲ سلاطین ۱۴: ۲۵-۲۸)

جس زمانے میں عموس نبوت کرتا تھا۔ اس وقت سے یہوداہ اور اسرائیل کی سلطنتیں کامل عروج پر تھیں۔ عزیاہ شاہ یہوداہ نہایت دیندار اور خدا پرست آدمی تھا۔ اُس نے ہیکل کو درست کیا اور نئے سرے سے عبادت جاری کی۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اسکی تمام کوششوں کے باوجود لوگوں کی مذہبی حالت بہت زیادہ نہ سدھری بت پرستی۔ بدکاری اور عیش و عشرت کا زور تھا اگرچہ عبادت میں ظاہری رسوم کی تو سخت پابندی تھی۔ مگر در اصل تمام روحانیت کافور ہو چکی تھی اِن تمام حالات کو مدنظر رکھ کر نبی بنی اسرائیل کو ڈانٹتا ہے۔ اُنہیں خدا کی خوفناک عدالت یاد دلاتا ہے۔ خداوند کی طرف مائل نہ ہونے اور غریبوں پر ظلم کرنے کی وجہ سے ملامت کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ اگر وہ تائب نہ ہونگے تو خداوند انہیں سزا دیگا۔ اور وہ اسیر ہو کر دوسرے ملکوں میں پہنچائے جائینگے۔

عموس نے بنی اسرائیل کے خلاف جو نبوتیں کیں وہ دو حصوں میں تقسیم ہو سکتی ہیں۔ اوّل۔ وہ جو صاف ہیں (۳ باب سے ۶ باب تک) اور۔ دوسرے وہ جو اس نے رویتوں میں دیکھیں۔ مثلاً پکے ہوئے پھلوں کی ٹوکری۔ ٹڈیوں کا آنا۔ آگ ساہول وغیرہ۔ (۷ باب سے ۹ باب کی ۱۰ آیت تک)

سب سے اخیر میں (۹: ۱۱-۱۵) دیند اروں کے لئے تسلی کا بیان ہے اور یہ بھی کہ خداوند اسرائیل کے گھرانے کو بالکل برباد نہ کریگا بلکہ اُسے غیر قوموں کے درمیان پاک و صاف کر کے پہلے عروج کی نسبت زیادہ عروج عطا فرمائیگا جبکہ داؤد کا گرا ہوا خیمہ از سر نو کھڑا کیا جائیگا۔

عموس کی کتاب کا طرزِ بیان نہایت زوردار اور پُر اثر ہے اور دیہاتی زندگی کا ہو بہو فوٹو کھینچا ہوا ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ اُس نے کتنی عمر میں اور کس جگہ وفات پائی۔

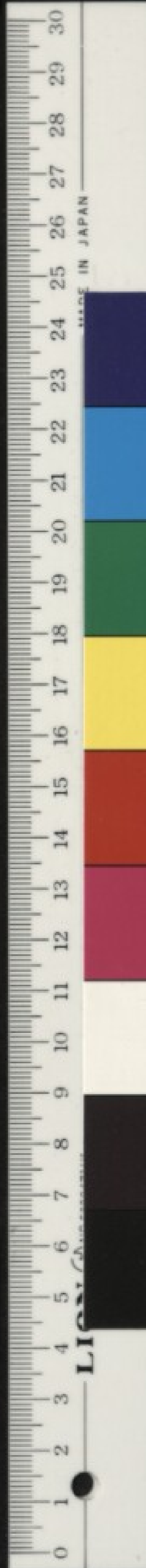
(ہیرلڈ مارٹن) گجرات

پنجاب میں پنچائتوں کی کارگذاری

سالانہ رپورٹ ۲۶-۱۹۲۵ء

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب کی پنچایتوں کے متعلق جو سالانہ رپورٹ بابت ۲۶-۱۹۲۵ء شائع ہوئی ہے۔ اس سے ان کی کارگذاری کی نسبت دلچسپ معلومات ملتی ہے۔ اس عرصہ میں ۱۳ پنچائتیں ٹوٹیں۔ ۱۰ نئی مرتب کی گئیں۔ سال کے اختتام پر پنچایتوں کی کل تعداد ۳۰۰ تھی۔ بعض پنچائتیں اس وجہ سے موقوف ہوگئیں کہ مقامی سرمایہ کی قلت تھی۔ اور لوگوں کی باہمی کشمکش زیادہ۔ اکثر پنچایتوں کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ بعض اضلاع میں اس سلسلہ نظام کی توسیع کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی۔ یہ ضرورت اس وقت محسوس بھی کم ہوگی۔ جب تک ایک طرف تو موجودہ پنچائتیں اپنے فرائض کی ادائیگی میں کامیابی نہ دکھائیں اور دوسری طرف اس تحریک کو فروغ دینے کے لئے کسی تعلیمی پراپیگنڈا کا آغاز نہ کیا جائے اور پنچایتوں کی باقاعدہ نگرانی اور رہنمائی نہ کی جائے۔ بعض خفیف دیوانی اور فوجداری مقدمات کے فیصلہ کے علاوہ پنچایتوں نے کوئی قابل ذکر کام انجام نہیں دیا۔ اکثر پنچائتیں تو اپنے عدالتی اختیارات کے استعمال کرنے سے بھی قاصر رہیں۔ صرف ۱۱۸ پنچایتوں نے فوجداری اور ۱۳۶ نے دیوانی مقدمات سنے۔ کل ۱۱۷۶ مقدمات فوجداری دائر ہوئے۔ جن میں ۱۸۷۹ اشخاص ماخوذ تھے۔ ان میں سے ۳۶۴ مقدمات کے سلسلہ میں ۲۳۰ اشخاص سزایاب ہوئے۔ ان میں سے مجسٹریٹوں نے ۲۹۰ مقدمات پنچایتوں کے سپرد کئے تھے۔ دیوانی مقدمات کی تعداد ۵۰۹۲ تھی ۲۳۱۵ دعووں کے متعلق ڈگریاں دی گئیں۔ اور ڈگری شدہ رقم اوسطاً ۲۰ روپے۔ آمنے تھی بایں۔ پنچایتوں کی عدالتی کارگذاری اچھی رہی جن لوگوں نے ان دیہاتی عدالتوں کی کارروائی بچشم خود دیکھی۔ اس امر کا اعتراف کرتے ہیں کہ پنچائتیں باقاعدہ عدالتوں کی نسبت جلدی اور ارزاں انصاف حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ رپورٹوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بعض مقدمات کے متعلق دیوانی عدالتوں نے پنچایتوں کے ان قطعی اختیارات سماعت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ جو دیہاتی پنچایت ایکٹ کی رو سے ان کو حاصل ہیں۔ اور اس طریق سے یہ دیوانی عدالتیں ان مقدمات کو بھی سنتی رہیں جو فی الحقیقت پنچایتوں کے سامنے پیش ہونے چاہئیں تھے۔ اس وقت تک جو ترقی حاصل ہوئی۔ گو چنداں حوصلہ افزا نہیں۔ تاہم اس تحریک کی امکانی حیثیت کے لحاظ سے رپورٹ میں کسی صورت میں بھی حوصلہ شکن نہیں۔ البتہ اس کی ترقی کے مناسب وسائل ابتدا ہی میں اختیار کرنے چاہئیں۔ لاہور کے کمشنر صاحب نے اپنی رائے ظاہر کرتے ہوئے بعض ان پنچایتوں کا حوالہ دیا ہے جو مفید کاموں میں مصروف ہیں اور اُن کی مسلسل ہستی اس امر کا ثبوت ہے کہ اگر حوصلہ افزائی سے کام لیا جائے تو اور بہت سی پنچائتیں مرتب ہو سکتی ہیں۔ صاحب موصوف کا خیال ہے کہ یہ ڈسٹرکٹ بورڈ کا کام ہونا چاہیے کہ پنچائتیں مرتب کرے اور ڈپٹی کمشنر صاحب اور اُن کا عملہ ان پنچایتوں کو ترقی دینے میں مصروف رہیں۔ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ بیان فرماتے ہیں کہ اس قدیم تحریک کو زندہ کرنے کی اس وجہ سے کوشش کی گئی کہ تعلیم یافتہ غیر سرکاری طبقہ عرصہ دراز سے اس کے لئے مطالبہ کر رہا تھا۔ اور وزیر صاحب موصوف کی یہ توقع تھی



معقولیت نہیں۔ کہ وہ اشخاص جنکی درخواست زیر نظر رکھتے ہوئے یہ سعی کی جا رہی ہے۔ اب ان کو اس کے کامیاب بنانے میں بہت کوشش کرنا چاہیے۔

فصل گندم بابت سال ۲۷-۱۹۲۶ء کا تیسرا تخمینہ

پنجاب کے برطانوی علاقہ اور ریاستوں میں فصل گندم کی حالت

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

۲۵-۱۹۲۴ء سے پہلے پانچ سال کے اندر اوسطاً پنجاب کے جس قدر رقبہ میں گندم بوئی گئی وہ برطانوی ہند کے کل رقبہ زیر کاشت گندم کا ۳۲.۲ فیصدی تھا۔ برطانوی ہند اور صوبہ پنجاب میں آبپاش رقبہ گندم کا تناسب سالہائے مذکورہ کے دوران میں اوسطاً ۴۰.۶ اور ۳۰.۴۵ فیصدی بالترتیب تھا۔

۱۔ موسم۔ ماہ جنوری بالعموم خشک رہا صرف کوہستان نیم کوہستانی اور شمال مغربی اضلاع میں ہلکی سی بارش ہوئی۔ ماہ فروری میں بعض جگہ ہلکی اور بعض جگہ اوسط درجہ کی بارش سارے صوبہ میں ہوئی۔ مارچ میں تھوڑی سی بارش اکثر اضلاع میں ہوئی یہ بارش غیر آبپاش فصلوں کو پکانے کے لئے بالعموم ناکافی تھی۔ اطلاع مظہر ہے کہ کہر۔ سرد ہواؤں اور ٹڈی دل سے بعض ضلعوں میں کچھ نقصان ہوا۔ بعض اضلاع سے خبر آئی ہے کہ وہاں تیلہ اور کیڑا سے بھی تھوڑا سا نقصان پہنچا۔

۲۔ رقبہ۔ تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ برطانوی اضلاع میں رقبہ زیر کاشت گندم ۹۵۵۲۶۰۰ ایکڑ ہے جو سال رواں کے دوسرے تخمینہ کے قریباً مساوی ہے اور گذشتہ سال کے اصل رقبہ کے برابر ہے۔

آبپاش اور غیر آبپاش رقبہ جات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

	آبپاش ایکڑ	غیر آبپاش ایکڑ	میزان کل ایکڑ
۲۶-۱۹۲۵ء	۵۰۹۹۷۰۰	۴۳۸۲۳۰۰	۹۴۸۲۰۰۰
۲۷-۱۹۲۶ء	۵۱۰۴۶۰۰	۴۴۴۸۰۰۰	۹۵۵۲۶۰۰

تجارتی اطلاع

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ذیل کی کتب **گورنمنٹ آف انڈیا** سے بحق پادری غلام مسیح ایڈیٹر اخبار نور افشاں لاہور رجسٹری ہو چکی ہیں۔ جن کا رجسٹری نمبر ۶۱۴ ۱۹۲۵ء دنمبر ۹۱ ۱۹۲۶ء ہے۔ اس لئے کوئی صاحب ان کتابوں کے ناموں کی نقل یا رد و بدل کر کے لکھنے یا ان کے مضمون کی نقل کرنے یا ترجمہ کرنے یا پادری غلام مسیح کے منفعت کو دغا و فریب سے نقصان پہنچانے کے مجاز نہ ہوں۔ نہ کوئی ان کتب کے مضامین کے کسی حصہ کو بغیر اجازت مصنف اقتباس کرنے کے مختار ہوں۔ اگر کوئی صاحب ایسا کرینگے تو وہ تمام ہرجانہ و نقصان کے ذمہ وار ہونگے۔ وہ کتب حسب ذیل ہیں۔

تحقیق الاسلام

ہماری بائبل اور مسلم علما

اثبات صلیب بجواب احمدیت کی کسر صلیب

رنگیل کمپنی
پٹینٹ و ٹریڈ مارک ایجنٹس
پوسٹ بکس ۶۸۳۲　　ریلوے روڈ
کلکتہ　　لاہور

نور افشاں کے لئے خریدار دیجئے۔

ایجادات

ہوائی ریل و بائیسکل

مسٹر جولس پابہ (برطانوی) ایک بائیسکل کی ایجاد میں کامیاب ہوئے ہیں۔ جو انجن کی مدد کے بغیر صرف ہوائی پہیوں کو حرکت دینے سے غبارے کی طرح ہوا میں پرواز کریگی۔ مسٹر جولس اپنے ایک دوست کی مدد سے اس بائیسکل کو ۲۰ فٹ کی بلندی تک لے گئے۔ اور ہوا میں ایک میل تک برابر پرواز کرتے رہے۔ موجد کا دعویٰ ہے کہ یہ بائیسکل اچھے موسم میں ۲۵ میل فی گھنٹہ تک پرواز کرسکیگی۔ اس سے پہلے مسٹر لی بارٹن ڈیمس آف ٹینس برگ ہوائی موٹر ایجاد کر چکے ہیں اور ہوائی ریل کی تکمیل پر تو ایک عرصہ گذر گیا ہے۔ کوینزلینڈ کے یوربن حصے میں ہوائی ریلوے پایۂ تکمیل تک پہنچ چکی ہے اور اس ریلوے پر سب سے پہلے حکومت آسٹریلیا کے عہدہ دار سفر بھی فرما چکے ہیں۔ (بندے ماترم)

روٹی بنانے کی مشین

فرانس کے دو انجینئر صاحبان نے ایک ایسی مشین ایجاد کی ہے۔ جس میں سالم غلہ ڈال دیا جاتا ہے اور تھوڑی دیر بعد خود بخود چھوٹے چھوٹے گولے بنجاتے ہیں۔ جنکو ہاتھ سے ذرا چوڑا کر کے روٹی بنالی جاتی ہے۔ اس مشین سے بہت سا وقت اور محنت بچ جاتی ہے۔ (بندے ماترم)

بیہوش کرنیوالا قلم

حال میں ایک خاص قسم کا قلم ایجاد ہوا ہے جس کے اندر ایک چھوٹے کارتوس میں گیس بھری ہوئی ہے۔ جو بٹن دبانے سے نکلکر

مقابل کے آدمی کو بے ہوش کر دیتا ہے۔ (ر۔ا)

سائنس کا نیا کرشمہ

ایک چھوٹا سا برقی آلہ اس قسم کا ایجاد ہوا ہے جو اگر کمرہ یا مکان کے سامنے رکھدیا جائے تو اس سے برقی شعاعیں نکلکر تمام مکان میں پھیل جاتی ہیں۔ مگر نظر نہیں آتیں۔ جس وقت کوئی شخص اُن کے سامنے سے گذرتا ہے تو آلہ فوراً خطرہ کی گھنٹی بجا کر ہوشیار کر دیتا ہے۔ (ر۔ا)

تیرنے کے لئے دستانے

یورپ میں تیراکوں کی آسائش کے لئے ایسے دستانے ایجاد کئے گئے ہیں جن میں ریشمی دھاگہ یا ربڑ یا سوتی کپڑے سے انگلیاں بطخ کے پنجوں کی طرح باہم ملادی گئی ہیں۔ جس سے تیرتے ہوئے تیراک ہاتھوں کی انگلیوں کو پھیلا کر پانی کو ہٹا سکتا ہے۔ (ر۔ا)

نو ایجاد کشتی

امریکہ کے نوعمر موجد مسٹر ہرمن خلیفہ فلڈر نے ایک چھوٹی سی کشتی تیار کی ہے۔ جس کا وزن صرف بارہ سیر کے قریب ہے اور یہ تہ کر کے ہینڈ بیگ کی طرح بند کی جا سکتی ہے۔ اس پر دو آدمی نہایت آسانی سے سوار ہو کر سیر کر سکتے ہیں۔ یہ کشتی نہایت تیز رفتار ہے اور اس کے علاوہ سخت سے سخت گرداب میں پھنس کر بھی غرق نہیں ہوتی۔ (ر۔ا)

نو ایجاد چھری

پیرس کے ایک موجد نے نرالی قسم کی چھری ایجاد کی ہے۔ خطرے کے وقت اگر اسکا بٹن دبا دیا جاوے تو کھلنے کے علاوہ اس میں سے ایک زہریلی گیس نکلتی ہے۔ جس سے حملہ کرنیوالے روتے پیٹتے بھاگ جاتے ہیں (ر۔ا)

لاہور ہائیکورٹ میں تعطیل موسم گرما

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

لاہور۔ ہائی کورٹ۔ برای تعطیل موسم گرما تباریخ ۲۴ جولائی ۱۹۲۶ء بند ہوا اور تباریخ ۹ ستمبر ۱۹۲۶ء کھلیگا۔ دوران تعطیل میں آنریبل مسٹر جسٹس ٹیک چند آنریبل مسٹر جسٹس کولڈسٹریم اور آنریبل مسٹر سکیمپ کام کرینگے۔ آنریبل مسٹر جسٹس ٹیک چند ۱۱ سے ۲۴ جولائی تک فوجداری کی اپیلیٹ سنگل بینچ کے مقدمات فیصل کرینگے۔ آنریبل مسٹر جسٹس ٹیک چند اور آنریبل مسٹر جسٹس کولڈسٹریم ۲۵ جولائی سے ۱۲ اگست تک فوجداری ڈویژن بینچ کے مقدمات سنینگے۔ آنریبل مسٹر جسٹس کولڈسٹریم ۲۹ اگست سے ۱۰ ستمبر تک فوجداری کی اپیلیٹ سنگل بینچ کے فرائض انجام دینگے۔ اور آنریبل مسٹر جسٹس سکیمپ گوردوارہ ٹریبونل کی صدارت کے علاوہ ہائیکورٹ میں تباریخ ۱۵ جولائی ۱۹۲۶ء "رسالہ ورتمان" کا مقدمہ سنینگے۔

ملک کنعان میں سخت زلزلہ

یروشلم ۱۲ جولائی کی خبر ہے کہ وہاں سخت زلزلہ آیا۔ یریحو میں ایک ہوٹل تباہ ہوگیا۔ اس کے سوا ضلع یروشلم میں ۲۶ آدمی مرے اور ۳۰ زخمی ہوئے۔ اور اس کے سوا ۳۰ نبلوس میں مرے اور بہت سے مکانات کو نقصان پہنچا۔ یروشلم میں گورنمنٹ ہوس اور جرمن یونیورسٹی کو زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ زلزلہ کے جھٹکے تمام مغربی اور مشرقی کنعان میں پھیل گئے۔ زلزلہ کے وقت یروشلم کے تمام باشندگان گلیوں میں جمع تھے اور بعد زلزلہ مکانات کے اندر جانا پسند نہ کرتے تھے۔ ریگستان کے بدو نہایت خائف ہوئے۔ ایک چشم دید گواہ جو ۱۲ تاریخ کے روز ہی مشرقی کنعان سے بھاگ کر قاہرہ مصر پہنچا تھا خبر دیتا ہے کہ قریباً ۳۰۰ آدمی زلزلہ میں ہلاک ہوئے ہیں۔ ماعن میں بہت سے گھر تباہ ہو گئے ہیں۔ زلزلہ قریباً ۱/۲ سیکنڈ تک رہا تھا۔ (سی۔ ایم۔ پی گزٹ)

دہلی ۹ جولائی۔ پان منڈی واقع صدر بازار میں ایک مکان گرگیا۔ بہت سے آدمی اس کو کھود رہے ہیں۔ یہ ایک متمول مسلمان کا مکان تھا۔ بعد کی خبر ہے کہ تین عورتوں کی مردہ نعشیں اور دو مرد بے ہوش اور زخمی حالت میں نکالے گئے۔ اور دو مرد ابھی اور دبے ہوئے بتلائے جاتے ہیں۔ (بندے ماترم)

یوئنگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصے سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلےٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ پورا پرائمری سے ہائی تک ساتھ روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس سرکاری شرح ہے۔ متفرق اخراجات عیر اجرا فی طالب علم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔ بموجب نئے انتظام چالیس فی صدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہوسکتے ہیں۔ اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی والماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ انہیں جز کٹنگ ۱عہ سے ۱للعہ تک۔ کرکو نول دیسے صہ تک۔ مزید حالات پرنسپل صاحب وہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہوسکتے ہیں۔

لندن ۱۲ جولائی انجسٹر گارڈین کو معلوم ہوا ہے کہ اصلاحات کی تحقیقات کے لئے جو شاہی کمیشن مقرر ہونیوالا ہے اسکی ترتیب اور اختیارات کی بابت انڈیا آفس نے ابھی تک کچھ فیصلہ نہیں کیا اور نہ ابھی عرصہ تک فیصلہ ہونے کی کچھ امید ہے۔ (بندے ماترم)

لئے دعا مانگو۔ خواہ وہ بادشاہ تمہاری اپنی قوم میں سے ہو خواہ کسی دیگر قوم سے۔ اسی لئے اس قسم کی طبیعت اور چال چلن رکھنا قوم فروشی نہیں بلکہ قوم کی ترقی کے معنے رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر ہم موجودہ حالت میں ایک غیر قوم کی حکومت کے ماتحت ہیں تو یہ نتیجہ ہمارے قومی افعال کا ہے۔ ہمارا اور کل دنیا کا اصلی حاکم و شاہنشاہ خدائے قادر مطلق خود ہے۔ کل حکومتیں دنیا کی اس کی طرف سے ہیں۔ وہ جسکو چاہتا ہے اونچا کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے پست بنا دیتا ہے۔ اور کیوں؟ ہمارے اعمال! اب ہم اپنے اعمال کے سبب انگریزوں کے ماتحت ہیں۔ اور یہ ہمارے افعال بالخصوص دو قسم کے ہیں۔ یعنی (۱) بُت پرستی اور (۲) ذات پرستی بدرجہ غایت جس کی رو سے ہم نے اپنے ہم مخلوقوں کو اچھوت بنا دیا ہوا ہے۔

نمبر ۲ کے نقصوں کو تو ہمارے معزز سرگروہوں نے۔ مثلاً مہاتما گاندھی جیسوں نے بھی محسوس کر لیا ہے اور خوب کوششیں ہو رہی ہے کہ یہ قومی دھبہ جلد نکل جائے (اور خدا کرے کہ جیسی ترقی اس بارہ میں ہم عیسائیوں نے کی ہے۔ ہمارے ہندو۔ مسلمان ہم قوم بھی حاصل کریں) لیکن ترقی جلدی تب ہی ہوگی جب ہمارے بزرگانِ قوم صیغہ سدھار میں بھی **نون کو اپریشن کا ہتھیار استعمال** میں لاوینگے۔ دیناناتھ پریمودت

تبلیغی انجمن کا عقیدہ

(۱) ہم مانتے ہیں کہ خدا کے ساتھ کام میں شریک ہیں۔

(۲) ہم مانتے ہیں کہ ہر ایک منتظم کلیسیا میں ایک تبلیغی انجمن کا ہونا لازمی ہے۔

(۳) ہم مانتے ہیں کہ کلیسیا ایک تبلیغی نظام ہے اس لئے ہر ایک کو تبلیغی انجمن کا بھی ممبر ہونا چاہئے

(۴) ہم مانتے ہیں کہ خدا چاہتا ہے کہ انجیل کی اشاعت میں مرد اور عورتیں دونوں اپنا اپنا حصہ رسدی ادا کریں جیسا اس کی ہدایت ہے کہ "**جاؤ**" اور "**سناؤ**"۔

(۵) ہم مانتے ہیں کہ یہ ذمہ واری سب مسیحیوں پر یکساں عائد ہوتی ہے۔ نہ کہ ایک حصۂ قلیل پر

(۶) ہم مانتے ہیں کہ ہر ایک ممبر کو مالی معاملات کے متعلق اپنی اخلاقی ذمہ واری کو محسوس کرنا چاہئے۔ مثلاً واجبات کی اور موعودہ اور رضاکارانہ چندوں کی **فوری** ادائیگی میں۔

(۷) ہم مانتے ہیں کہ اہلِ اختیار کے اصول کی دلی وفاداری کے قیام کی خاطر چاہئے کہ ہمیں علاقوں کی ضروریات اور حاصل کردہ ثمرات سے مطلع کیا جائے۔

(۸) ہم مانتے ہیں کہ اس قسم کی اطلاعات کے حصول کا سوائے اس کے اور کوئی بہتر طریق نہیں ہے کہ ہم تبلیغی اخباروں کو خریدیں۔ اور پڑھیں۔ نیز تبلیغی انجمن کے دیگر کتب و رسائل کو بھی۔

(۹) ہم مانتے ہیں کہ ہمارے کارندوں اور اُن کی خدمتوں کو دعاؤں میں ایمان کے ساتھ یاد کرنا چاہئے۔ اور اس مقصد کے لئے اُن کے دعائیہ کیلنڈر بہت مفید ہیں۔

(۱۰) ہم مانتے ہیں کہ سنجیدہ دعا اور حالات سے کماحقہٗ واقفیت سے خزانہ کی آمد میں بکثرت اضافہ ہو جائیگا۔ (ماخوذ) خان

ڈبلن ۱۰ جولائی۔ پارلیمنٹ آئرلینڈ کے وائس پریزیڈنٹ مسٹر اوہگنس آج سخت زخمی کئے گئے۔ اُن کے حملہ آور موٹر کار میں بیٹھ کر بھاگ گئے۔

حملہ تین آدمیوں نے کیا تھا۔ اُن کے جسم پر تین زخم آئے۔ اور ایک سر میں۔ کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ بعد کی خبر ہے کہ مسٹر اوہگنس فوت ہوگئے (ہندو آریہ)

حقیقت کی سیڑھی

دنیا میں دو قسم کے لوگ ہیں۔ ایک خدا کے طالب اور دوسرے خدا کے مخالف۔ ایک صاحبِ عقل اور دوسرے بے عقل۔ چنانچہ انجیل مقدس میں فرمایا گیا ہے کہ اپنے موتی سوروں کے آگے مت ڈالو۔ اس بیان کے دیکھنے اور پڑھنے والے سامعان اپنے دلوں میں کوئی بُرا خیال نہ جمالیں۔ بلکہ میں یہ خیال کرنا واجب اور مناسب خیال کرتا ہوں کہ سور صرف جانور ہی نہیں ہوتے۔ بلکہ سور خیال کے انسان بھی ہوتے ہیں۔ اور خاصکر مندرجہ بالا بیان بھی ایسے ہی انسانوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ خاصکر یہ لوگ کون ہیں۔ یہ لوگ وہ ہیں جو کہ حق کی آواز کو بُرا جانتے ہیں۔ اب خیال کرتا ہوں کہ اگر ہم سور جان کر اُن کو اچھی چیزیں نہ دویں۔ یا اُن سے نفرت اور کینہ رکھیں تو وہ کس طرح ہمارے باپ خداوند کی حمد کرینگے۔ پیارے دوستو۔ آپ کو یاد دلانا ضروری نہیں۔ اس لئے کہ مجھے اس بات کا پورا یقین ہے کہ آپ کا بھی یہی ایمان ہوگا۔ اور آپ اس میں میرے ہمخیال ہونگے۔ کہ کوئی چیز بذاتِ خود حرام اور ناپاک نہیں ہے۔ اور اگر آپ کا یہی ایمان ہے تو آؤ ہم بھی کوشش کریں کہ ایک دوسرے کو جس طرح جھولے کے مارے ہوئے کو چار آدمی چارپائی پر اٹھا کر مسیح کے پاس لائے۔ ہم بھی مسیح کے پاس لانے کو تیار ہو جائیں۔ دیکھئے انجیل مقدس میں یہ بھی لکھا ہے کہ ہر ایک اپنی نہیں بلکہ دوسرے کی بہتری چاہے اور ان چار اشخاص نے کس قدر تکلیفیں اُٹھائیں کہ چھت کو پھوڑ دیا۔ اور اس جھولے کے مارے ہوئے کو مسیح کے پاس پہنچایا۔ میرے عزیزو دیکھیں۔ آپ دنیا میں فریسیوں کی طرح نہ بنجائیں۔ جو دوسرے پر بوجھ ڈال کر اپنے آپ کو ہلکا رکھنا چاہتے ہیں۔ بلکہ آپ اس بات کو مدِ نظر رکھو کہ ہم دنیا میں خدمت لینے کے

لئے نہیں آئے بلکہ خدمت کرنے کے لئے آئے ہیں جس طرح کہ پطرس رسول نے اُس شخص سے کہا جو کہ ہیکل کے باہر اُس کو ملا کہ سونا چاندی تو میرے پاس ہے نہیں۔ مگر جو کچھ میرے پاس ہے میں دیئے دیتا ہوں کہ یسوع مسیح ناصری کے نام سے اُٹھ چل پھر اسی طرح کئی ایک مقامات پر ایسے واقع ہوئے ہیں جنکا یہاں پر ذکر کرنا چنداں ضروری نہیں۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ انجیل مقدس میں خداوند مسیح کا دوسرا حکم یہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔ سو دنیا میں جتنے بنی نوع انسان ہیں خواہ کوئی کسی فرقہ کا کیوں نہ ہو سب ہمارے پڑوسی ہیں۔ مسیح نے لعزر کی قبر پر جاکر دُعا کی۔ کیونکہ وہ اس کو پیار کرتا تھا۔ پھر صلیب پر دعا کی کہ تو ان کو معاف کر۔ پیارے دوستو۔ اگر آپ کے دلوں میں خدا کی سکونت ہے تو آپ ایسا کرنے میں دریغ نہ کرینگے۔ کیونکہ لکھا ہے کہ خدا محبت ہے اور جس کے دل میں محبت نہیں اس میں خدا نہیں۔ اب ہم کیا کریں۔ کہ ہماری ایک دوسرے کے ساتھ دلی ہمدردی ہو اور ہم ایک دوسرے کی خدمت کریں۔ کہ جس سے ہمارے خدا باپ کی بڑائی ہووے۔ میرے ناقص خیال میں آیا ہے کہ ہم سب ملکر ایک دوسرے کے لئے ہمیشہ دعا کیا کریں۔ جیسے اعمال ۱۲: ۵ میں پطرس کے لئے کلیسیا ایک جگہ۔ ایک دل۔ ایک جان اور ایک ایمان سے دعا کرتی تھی۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ہم جُدا جُدا جسم ہیں جیسے جسم میں جدا جدا اعضا ہیں مگر جسم ایک ہی ہے۔ اسی طرح ہم کا سندوں کو ہی نہیں بلکہ سب کو یہ مناسب ہے کہ خداوند کے لئے روپے پیسے اور دعا سے مدد کریں اور غریب مسیحیوں کو شیطان کی حکومت سے چھڑا کر مسیح کی ابدی بادشاہت میں داخل کریں۔ اگر آپ ایسا کرینگے تو متی کی انجیل کے موافق ہم ضرور خدا کو دیکھینگے یہی ایک وسیلہ ہے جو خدا یا مسیح تک پہنچنے کا ہے اس لئے ہم دل و جان اور عاجزی کے ساتھ پاک دل اور خالص نیت سے دعا کیا کریں تاکہ ہم اپنی خدمت کی کامیابی تک پہنچ جائیں۔

عبادت کا بہتر طریقہ دعا
ریاضت کا اعلےٰ سلیقہ دعا
جو لاتا نہیں یہ عبادت بجا
ہے ناراض اُس سے ہمیشہ خدا
جو حق کی عبادت سے بیزار ہیں
وہ قربت آلہی سے بیزار ہیں
کرو صدقِ دل سے ہمیشہ دُعا
ملیگی تمہیں اس سے قوت سدا
بُرائی سے تم کو بچائیگی وہ
بھلائی کا رستہ دکھائیگی وہ
اُسی کا ہے شاہد خدا کا کلام
اسی کا ہادی خدا کا کلام

دعاگو میاں۔ بشیر الدین مشنری بنوں۔

انبالہ چھاؤنی کی پریم سبھا

بتاریخ ۱۸ جون بوقت ۹ بجے شب کوارے۔ بی۔ شن کمپونڈ میں فراہم ہوئی۔ ذیل کے پروگرام کے مطابق کام ہوا۔ پہلے جلسہ کے شروع میں مسٹر بی ایم داس نے دعا کی۔ پھر زبور ۱۰۳ مسٹر رلارام اور مسٹر جگو مسیح نے ستار اور ڈھولک پر گایا۔ اس کے بعد مسٹر لکھو سنگھ نے انجیل سے چند مقام پڑھے اور قدرے نصیحت کی۔ پھر راقم نے محبت اور دوستی کے متعلق تقریر کی اور مسٹر بجنتی نے دُعا کی۔ ایک گیت سموئیل بدن نے گایا۔ پھر مسٹر ایس ڈانیل نے کلام کو پڑھ کر نصیحت کی۔ اس کے بعد ایک غزل مسٹر رلارام اور مسٹر جگو مسیح نے پھر ستار اور ڈھولک پر گاکر حاضرین کو محظوظ کیا۔ پھر چندہ لیا گیا اور مسٹر رلارام جالندھری نے گذشتہ جلسہ کی رپورٹ سنائی اور رپورٹ کے دوران میں آپ نے اپنی چچی صاحبہ کی بیماری سے شفا پانے کا یوں بیان کیا۔ کہ جب میں انبالہ سے جالندھر کو گیا اور اپنی چچی کو قریب المرگ پایا۔ تب میرے دل میں دعا کا خیال زور سے پیدا ہوا۔ اور مریضہ کے پاس سب عزیزوں نے جمع ہو کر ایک دل سے خداوند مسیح کے سامنے اور اس کے نام سے پورے بھروسہ کے ساتھ دعا کی اور خدا کا ہزار ہزار شکر کہ اس نے اپنی باندی کو شفا بخشی اس کے بعد مسٹر بی ایم۔ داس سنڈے سکول اور انجمن مستورات کی بابت اشتہار دیا۔ بعد کو ایک گیت گایا گیا۔ اور پریذیڈنٹ صاحب کے کلمات برکت سے جلسہ برخاست ہوا۔ آخر میں حاضرین کی چائے پان وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ حاضرین کی تعداد عنقریب ستر کے تھی۔

اس پریم سبھا کے متعلق راقم کی رائے۔

(۱) میں نے دیکھا کہ تمام کارروائی نہایت سنجیدگی اور محبت سے عمل میں آئی۔

(۲) اس میں زیادہ تر چودھری رلارام جالندھری کنڈکٹر سارجنٹ مسکوٹ انبالہ چھاؤنی جوشیلے اور سرگرم ہیں اور نیز وہ ہی امداد بھی کھلے دل سے کرتے ہیں۔

(۳) مناسب ہے کہ کلیسیا کے عہدیداران ایسے ایسے غیرت مند اور جوشیلے مبین کی قدر اور ہمت افزائی کریں۔

اس پریم سبھا میں ذیل کے عہدہ داران ہیں۔ پہلے پریذیڈنٹ جناب مسٹر بی۔ ایم۔ داس خزانچی جناب چودھری رلارام صاحب جالندھری۔ سکرٹری مسٹر فلپ برون۔

دعا ہے کہ خداوند کریم اس پریم سبھا کے ذریعہ سے سچا اور حقیقی پریم ثابت کرے آمین۔

راقم۔ احقر ایم۔ سی۔ نیوٹن گل۔

شملہ ۸ جولائی۔ گورنر جنرل نے سر بیسل بلیکٹ کو اپنی کارکن کونسل کا وائس پریذیڈنٹ مقرر کیا ہے۔

(بندے ماترم)

پادری ایچ۔ ای۔ وائلی صاحب مینیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا۔